السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض علماء کا کہنا ہے کہ وِتر صرف ایک رکعت ہی ہے، رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کی سہولت کے لیے بعض اوقات وِتر نوافل میں ضم کردیا کیا یہ قول درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صحیح مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے:

(اَلوِترُ رَکعَةٌ مِن اٰخِرِاللَّیلِ' (صحیح مسلم ،بَابُ صَلَاةُ اللَّیلِ مَثنَی مَثنَی ، وَالوِترُ رَکعَةٌ مِن آخِرِاللَّیلِ ، رقم : ۷۵۲'

''یعنی ''وِتر ایک رکعت ہے، آخررات کو۔

دوسری روایت میں ہے، کہ

''وِتر حق ہے ہر مسلمان پر، پس جو شخص وِتر پانچ رکعت پڑھنا چاہے، وہ پڑھے اور جو کوئی وِتر تین رکعت پڑھنا چاہے، پڑھے اور جو کوئی وِتر ایک رکعت پڑھنا چاہے۔ وہ پڑھے''

اس سے معلوم ہوا، کہ وِتر پانچ بھی ہیں۔ تین بھی ہیں اور ایک بھی۔جملہ صورتوں کا آدمی کو اختیار ہے، سب کا نام وِتر ہے، صرف ایک پر اصرار کرنا درست نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ :صفحہ:739

محدث فتویٰ